۱۳۱واں باب

ناگزیر طلاق کے لیے احتیاطیں اور آداب

۱۰۴: سُورَۃُ الطَّلَاق [۶۵: ۲۸ قد سمع اللہ]

سارے ضابطے اور قوانین اللہ اور یومِ آخر پر ایمان میں سچے لوگوں کے لیے ہیں، باقی کے لیے جہنم

۱۳۴ طلاق سے متعلق اب تک نازل ہونے والے ضابطے

۱۳۷ طلاق ایک ناپسندیدہ اور مکروہ عمل ہے

۱۳۸ مطالعہ سیرت اور طلاق کا موضوع

۱۳۸ ۱۰۴:سُورَۃُ الطَّلَاق [۶۵: ۲۸ قد سمع اللہ]

۱۳۹ عدت شوہر کے گھر میں ہی گزاری جائے گی

۱۳۹ اگر تم اللہ اور یومِ آخر پر ایمان میں سچے ہو تو:

۱۴۱ جن خواتین کو حیض آنا بند ہو گیا، اُن کے لیے مدتِ عدت

۱۴۲ حاملہ خواتین کا خرچہ اور دودھ پلانے کا معاوضہ

۱۴۳ جاہلی تمدن انجام کار آثار قدیمہ بن جاتے ہیں

۱۴۴ اللہ کا رسولؐ تلاوتِ آیات کے ذریعے انسانوں کو جاہلیت سے نکالتا ہے

۱۳۱واں باب

ناگزیر طلاق کے لیے احتیاطیں اور آداب

اس طور کہ لوگ طلاق سے از بس بچنے کی کوشش کریں

رسول اللہ ﷺ کی تعمیرِ معاشرت میں مصروفیت

انسانی تاریخ کے ہر دور میں جاہلی معاشرت نے عورت کو تسکینِ ہوس کا کھلونا بنایا ہے خواہ اُس نے جدیدیت اور روشن خیالی کے کتنے ہی دعوے کیوں نہ کیے ہوں۔ عرب معاشرہ بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلامی حکومت قایم کرتے ہی طہارت وآدابِ طعام سے لے کر نکاح وطلاق تک اور وراثت، تجہیز و تکفین سے لے کر آدابِ جنگ وقتال تک، تمام شعبہ ہائے زندگی کے لیے نئے انسانوں کی اصول وضوابط کی پابند ایک ٹیم تیار کرنا شروع کردی۔ اگرچہ قریش، یہود، منافقین سے لے کر حسد وعناد میں مبتلا تمام قبائلِ عرب کی جانب سے مدینے کو ملیامیٹ اور تباہ وبرباد کرنے کے اشارے مل رہے تھے لیکن دفاع اور سلامتی کے نام پر نئے معاشرے کی تعمیر کے کام کو حکومتِ راشدہ نے موخر نہیں کیا۔ مدنی زندگی کے اوّلین دور میں سورۃ البقرہ تعمیرِ معاشرت کے جلو میں طلاق سے متعلق ایک ضابطہ [آیات ۲۲۸تا ۲۳۷] لے کر آئی، ذیل میں یاددہانی کے نکات ہیں۔

وَ الۡمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوۡٓءٍ ؕ .... وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ۲۲۸

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاکٌۢ .... فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۲۲۹

فَاِنۡ طَلَّقَہَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ .... یُبَیِّنُہَا لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۲۳۰

وَ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ .... وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۲۳۱

وَ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡہُنَّ ...... وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۲۳۲

وَ اِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡہُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡہُنَّ .... اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۲۳۷

طلاق سے متعلق اب تک نازل ہونے والے ضابطے

پھر اُس سے متصل جلد ہی مزید ایک مختصر سورہ مبارکہ، سورۃ الطلاق نازل ہوئی۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے خواتین کے معاملات سے متعلق ہونے کی بنا پر اِس کو چھوٹی سورہ نساء سے بھی تعبیر کیا ہے۔ تاہم یہ سورہ، بقرہ میں وارد

آیات میں بیان کردہ ضابطوں میں کوئی ترمیم نہیں کرتی بلکہ طلاق کے حق کو احتیاط سے استعمال کرنے کی اس طرح تلقین کرتی ہے گویا اِس کے واقع نہ ہونے کو پسندیدہ بات کے طور پر سامنے لاتی ہے اور چند امور جو اپنی تفصیلات میں تشنہ رہ گئے تھے اُن کو واضح کر دیتی ہے۔ اوپر مذکورہ آیاتِ بقرہ میں جو ضابطے بیان کیے گئے اُن پر ایک نظر ڈال کر اِس سورہ کا مطالعہ زیادہ سود مند ہے۔ اِن آیاتِ مبارکہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے اِن کو برتنے کی جو تربیت دی اور جس طرح اصحاب النبی ﷺ نے اس کو سمجھا، اُس سے مفسرّین، محدثین اور فقہا نے جو ضوابط ترتیب دیے وہ بھی آیاتِ مبارکہ کے ساتھ بیان کیے جا رہے ہیں۔ پوری کتاب میں اختیار کردہ ایک انداز سے ہٹ کر ہم نے یہاں سورۃ الاحزاب کی آیہ ۴۹ کا بھی تذکرہ کر دیا ہے، اگرچہ وہ ابھی حیاتِ طیبہ ﷺ کے اُس مرحلے تک نازل نہیں ہو پائی تھی جس مرحلے تک کتاب یہاں پہنچی ہے، یعنی آغاز سنہ ۲ ہجری۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ۔۔۔۔۔۔ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا (البقرہ۔۲۲۸)۔" اور مطلقہ عورتیں (طلاق کے بعد) تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں [کسی اور رشتہ و پیام کی بات کرنے یا نکاح کرنے سے] ۔۔۔۔۔۔۔ اور ان کے شوہر اس مدت میں ان کو (اپنی زوجیت میں) واپس لے لینے کے حق دار ہیں اگر وہ اصلاح پر آمادہ ہوں"۔

- ایسی خاتون جس نے شوہر سے لطف اُٹھایا ہو اور اُسے حیض آتا ہو، اس کی عدت یہ ہے کہ اسے طلاق کے بعد تین مرتبہ حیض آجائے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۖ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ (البقرہ۔ ۲۲۹) "طلاق دو بار ہے ، پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے رخصت کر دیا جائے"

- مرد اپنی بیوی کو زیادہ سے زیادہ تین طلاق دینے کا حق رکھتا ہے، جو استعمال کرنے سے ختم ہوتے جاتے ہیں۔
- ایک یا دو طلاق دینے کی صورت میں عدت کے اندر خاتون اُس شخص کی زوجیت میں باقی رہتی ہے اور وہ عدت کے اندر اپنی طلاق کو واپس لے سکتا ہے، عدت مکمل ہونے پر دونوں کے درمیان میاں بیوی کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے تاہم اگر دونوں رضامند ہوں تو از سرِ نو شادی کر سکتے ہیں، اس کے لیے تحلیل کی شرط نہیں ہے۔

- اگر مرد تین طلاق دے چکا ہو یا یوں کہیے کہ طلاق دینے کے اپنے تینوں حق استعمال کر چکا ہو تو اب رجوع کی یعنی طلاق کو واپس لینے کی کوئی گنجایش نہیں ہے، عدت اب صرف اس لیے ہے کہ اس کے ختم ہونے سے پہلے خاتون کسی اور مرد سے شادی نہیں کر سکتی۔

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ .... (البقرہ۔۲۳۰)۔ ’’پھر اگر وہ (تیسری بار) اس کو طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہ ہو گی یہاں تک کہ اس عورت کا نکاح کسی اور سے ہو جائے.........‘‘۔ تین طلاقوں سے جدا ہونے والے میاں بیوی دوبارہ رشتہ ازدواج میں نہیں آسکتے سوائے اس کے کہ عورت کا کسی اور مرد سے نکاح بغیر کسی منصوبے کے طلاق پر ختم نہ ہو جائے۔

- اگر مرد تین طلاق دے دے تو جیسا پچھلے پیراگراف میں بتایا گیا کہ عدت کے اندر رجوع کا حق باقی نہیں رہتا، نہ صرف یہی بلکہ اب وہ دونوں دوبارہ اُس وقت تک شادی بھی نہیں کر سکتے جب تک کہ عورت کی کسی اور مرد سے شادی بغیر کسی منصوبے کے طلاق پر ختم نہ ہو جائے۔

وَالَّذِيۡنَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنۡكُمۡ وَيَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا يَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّعَشۡرًا ﴿البقرہ۔۲۳۴﴾۔ ’’اور تم میں سے جو لوگ مر جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں چار مہینے دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں‘‘۔

- شوہر کے مرنے پر عدت چار مہینے دس دن ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نَكَحۡتُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ فَمَا لَـكُمۡ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ عِدَّةٍ تَعۡتَدُّوۡنَهَا ۚ فَمَتِّعُوۡهُنَّ وَسَرِّحُوۡهُنَّ سَرَاحًا جَمِيۡلًا ﴿الاحزاب۔۴۹﴾۔ ’’جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تمھارے لیے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کے پورے ہونے کا تم مطالبہ کر سکو، لہٰذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔‘‘

- نکاح کے بعد اگر عورت کو ہاتھ لگانے [خلوتِ صحیحہ] سے پہلے ہی شوہر طلاق دے دے تو اس خاتون /لڑکی کے لیے کوئی عدت نہیں ہو گی وہ طلاق کے فوراً بعد نکاح کر سکتی ہے۔

وَ اِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ وَ قَدۡ فَرَضۡتُمۡ لَهُنَّ فَرِيۡضَةً فَنِصۡفُ مَا فَرَضۡتُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يَّعۡفُوۡنَ اَوۡ يَعۡفُوَا الَّذِىۡ بِيَدِهٖ عُقۡدَةُ النِّكَاحِ ‌ؕ وَ اَنۡ تَعۡفُوۡۤا اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى‌ ؕ وَ لَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَيۡنَكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ﴿۲۳۷﴾ البقرہ۔۲۳۷﴾۔ ''اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی مگر مہر مقرر کیا جا چکا ہو، تو نصف مہر تو دینا پڑے گا مگر یہ کہ عورت نرمی برت جائے یا وہ مرد جس کے ہاتھ میں معاہدۂ نکاح ہے، فیاضی سے کام لے۔ اور تم فیاضی سے کام لو گے تو یہ بات تقوٰی کی روش سے قریب ہے۔ آپس کی فضیلت کو نہ بھولو۔ یقیناً اللہ تمھارے اعمال کو دیکھ رہا ہے''۔

- نکاح کے بعد اگر عورت کو ہاتھ لگانے [خلوتِ صحیحہ] سے پہلے ہی شوہر طلاق دے جب کہ مہر مقرر ہو چکا تھا تو اس خاتون/لڑکی کو نصف مہر دینا لازمی ہے،
- مہر مقرر ہونے سے قبل کی صورت میں مرد کو اپنی استطاعت کے مطابق کچھ نہ کچھ دینا ہو گا۔ جیسا کہ اس آیہ مبارکہ کے پچھلے حصے میں بتایا گیا تھا۔

طلاق ایک ناپسندیدہ اور مکروہ عمل ہے

پچھلے سبق کو تازہ کر لینے کے بعد سورہ طلاق کے مطالعے سے قبل یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اسلام میں طلاق دینا یا میاں بیوی کے درمیان طلاق کروانے کی کوشش کرنا یا اِس کام کے لیے اُن کو مائل کرنا ایک مکروہ کام ہے تاوقتیکہ اِس کے بڑے دینی و دنیاوی مصالح ہونے کی بنا پر یہ ناگزیر ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ما احلَ اللہ شیئاً ابغضَ الیہ من الطلاق ۔'' اللہ نے کسی ایسی چیز کی اجازت نہیں دی ہے جو طلاق سے بڑھ کر اسے ناپسند ہو''(ابو داؤد)۔ اور آپؐ نے یہ بھی کہا کہ :ابغض الحلال الی اللہ عزّ و جل الطلاق۔ '' تمام حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ غضب ناک کرنے والی چیز طلاق ہے''۔(ابوداؤد)۔

سورہ مبارکہ اوّلاً طلاق دینے کو ایک ایسے ضابطے کا پابند کرتی ہے کہ طلاق دینے والے کو ہزار مرتبہ سوچنے کا موقع ملتا ہے کہ وہ یہ کام کرے یا نہ کرے اور طلاق دینے کے بعد ایک مناسب حد تک طویل مدتِ عدت ہے جس میں اُسے اپنی بیوی کو گھر میں باعزت طریقے سے تمام حقوق کے ساتھ رکھنا ہے جس میں اگر اُس نے اپنی تین طلاقوں میں سے آخری کا حق استعمال نہیں کیا ہے تو اُسے طلاق کو واپس لینے کی آزادی دی گئی ہے۔ سورۃ البقرہ کے نزول کی حد تک جو ضابطے اور قوانین مرتب ہوئے تھے اوپر اُن کا خلاصہ بیان کیا جا چکا ہے، سورۃ الطلاق نے، اُن پر مزید جن کا اضافہ کیا ہے، اِن شا اللہ اُن کا خلاصہ بھی اختتام پر بیان کر دیا جائے گا۔

مطالعہ سیرت اور طلاق کا موضوع

سورۃ پر گفتگو سے قبل کتاب کے قارئین سے ایک بات؛ سیرت النبی ﷺ پر مطالعے کے ارادے سے اِس کتاب کو مطالعے میں لانے والے حضرات میں سے کچھ ضرور طلاق جیسے بظاہر بالکل غیر متعلق موضوع پر گفتگو کی مناسبت پر اذہان میں خلش محسوس کر رہے ہوں گے، لیکن جان لیا جائے کہ محمد ﷺ، النبی الخاتم کی حیاتِ طیبہ قرآن کی رہ نمائی میں ہی گزری ہے اِس کی تلاوت کرتے، لوگوں تک پہنچاتے اور اِس کی تشریح کرنے کے ساتھ اس پر بالفعل عمل کر کے دکھاتے ہوئے گزری ہے، پس جن کا ذوقِ مطالعہ سیرت طیبہ کے حوالے سے اپنے من پسند موضوعات کے علاوہ کچھ اور خصوصاً قرآن مجید پڑھنے پر آمادہ نہیں ہو تا وہ حیاتِ طیبہ کو کبھی بھی کماحقہ سمجھ نہ سکیں گے۔ آیئے اب سورۃ کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔

۱۰۴: سُوْرَةُ الطَّلَاق [۶۵: ۲۸ قد سمع الله]

پہلی ہی آیہ مبارکہ، طلاق کے کام کو جلد بازی اور غصے کے بجائے ایک سوچے سمجھے معاملے میں تبدیل کرتی ہے اور موقع فراہم کرتی ہے۔ اللہ سے ڈرنے والے، اُس کے احکام اور اُس کی حدود کا خیال رکھنے والے اگر ضابطوں کا خیال کرنے کے باوجود بھی طلاق کی نوبت تک پہنچ جائیں تو اُن کے لیے تین ماہ کی کم و بیش مدت ہے جس میں جذبات ٹھنڈے ہوں اور دونوں فریق ایک جگہ، ایک گھر میں رہتے ہوئے کچھ ایک دوسرے کے موقف کو سمجھ کر ایک دوسرے کو رعایت دینے پر آمادہ ہو کر صلح صفائی کر سکیں گے جیسا کہ فرمایا گیا: **لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا** اس طور سے شاید اللہ کوئی نئی صورت حال لے آئے۔ طلاق دے کر گھر میں نہ رکھنے کے لیے صرف اُس صورت میں اجازت حاصل ہے جب کہ وہ کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔

ٹھنڈے مزاج اور ٹھنڈے طریقے سے طلاق کے لیے آگے بڑھنے کے لیے بتایا گیا کہ یہ کوئی طریقہ نہیں کہ جب جی میں آیا، غصہ آیا اُٹھ کر طلاق کا لفظ منہ سے نکال دیا، بلکہ شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے ماہواری آنے اور اُس کے بعد نہا دھو کر پاک صاف ہو جانے کا انتظار کرے اور پھر کسی بھی جسمانی تعلق کو قایم کیے بغیر طلاق دے، اور حساب رکھے جب تین مرتبہ مزید وہ نہا دھو کر پاک صاف ہو گی [کم و بیش تین ماہ گزر جائیں گے] تو اگر اُس نے اِس دوران طلاق واپس نہیں لی ہو گی تو دونوں میں جدائی ہو جائے گی اب وہ میاں بیوی نہیں رہے۔

عدت شوہر کے گھر میں ہی گزاری جائے گی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِعِدَّتِہِنَّ وَ اَحۡصُوا الۡعِدَّۃَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمۡ ۚ لَا تُخۡرِجُوۡہُنَّ مِنۡۢ بُیُوۡتِہِنَّ وَ لَا یَخۡرُجۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ؕ وَ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَہٗ ؕ لَا تَدۡرِیۡ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا ﴿۱﴾

اے نبیؐ، جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انھیں اُن کی عدت کے حساب سے طلاق دی جائے۔ اور عدت کو شمار کرو اور اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے۔ دورانِ عدت نہ تم انھیں اُن کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں، اِلّا یہ کہ وہ کھلی ہوئی بدکاری کی مرتکب ہوئی ہوں۔ طلاق کے معاملے میں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، اور جو اللہ کی قایم کردہ حدود کو توڑے گا وہ یقیناً اپنے اوپر ظلم کرے گا، تم نہیں جانتے کہ اس طور سے شاید اللہ کوئی نئی صورت حال لے آئے ○

اے نبیؐ، جب تم اہلِ ایمان لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انھیں اُن کی عدت کے حساب سے طلاق دی جائے۔ یعنی اُن کے ایسے طہر [پاکی کی حالت] کے آغاز میں طلاق دی جائے جس میں انھوں نے ملاقات نہ کی ہو۔ اور عدت کے دنوں کو ٹھیک سے شمار کرو، اور جان لو کہ طلاق دینے میں جلد بازی، غصہ، زیادتی اور حقوق ومروت کا خیال نہ رکھنا ایمان و تقوے کے منافی ہے پس، اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے۔ دورانِ عدت جو طلاق کے بعد تین حیض آنے تک ہے نہ تم انھیں اُن کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں، اِلّا یہ کہ وہ کسی شک وشبہ سے بالا تر کھلی ہوئی بدکاری کی مرتکب ہوئی ہوں۔ طلاق کے معاملے میں یہ اللہ کے مقرر کردہ ضابطے [حدود] ہیں، اور جو اللہ کی قایم کردہ حدود کو توڑے گا وہ یقیناً اپنے اوپر ظلم کرے گا کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ اس طور طلاق دینے سے شاید اللہ کوئی نئی زیادہ پسندیدہ صورت حال تمھارے سامنے لے آئے ○

اگر تم اللہ اور یومِ آخر پر ایمان میں سچے ہو تو:

اب اللہ اپنے اُن بندوں سے خطاب کرتا ہے، جو اُسے پہچانتے ہیں، اطاعت گزار اور فرماں بردار ہیں اور ساتھ ہی آخرت کے دن تمام کاموں کے حساب دینے کا احساس رکھتے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ عدت پوری ہونے پر جدا ہو جاؤ اور اپنے فیصلے پر اپنے درمیان سے دو صاحب عدل آدمیوں کو گواہ بنالو۔ جس روز سے جبرئیلِ امین یہ آیات مبارکہ لے کر اللہ کے نبی ﷺ پر آئے، اُس دن سے آج تک سارے اللہ کے ماننے والے اور اُس کے رسول

سے محبت کرنے والے اور روزِ محشر سارے کاموں کا حساب دینے کا احساس رکھنے والے اِن آیت کے ایک ایک لفظ پر اُس کی روح کے مطابق عمل کرتے ہیں اور نسلوں پر نسلیں گزرتی ہیں طلاق کی نوبت نہیں آتی، اور اگر کبھی آجائے تو انتہائی عدل واحسان کے ساتھ معاملات طے ہو جاتے ہیں۔ باوجود وسائل کی کمی اور ناداری کے جب اہلِ ایمان طلاق جیسے تلخ معاملے کو اپنی بساط کی حد تک فراخی اور کشادہ دلی کے ساتھ نبٹانے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ اُن کی اُن ذرائع سے مدد کرتا ہے جس کا اُنھیں گمان تک نہیں ہوتا۔ اہلِ یمان کی اس تصویر پر آج مسلم امت کی اکثریت پوری نہیں اُترتی تو پس جانا جائے کہ جن کلمہ گو نسلی مسلمانوں کے دل اللہ اور اُس کے رسول کی محبت سے خالی اور آخرت کے خوف سے عاری ہیں اُن سے اللہ ہی حساب لے گا وہ زمین پر اللہ کی بری اور گندی مخلوق ہیں، ابلیس لعین کے بندے اور نفس کے پجاری ہیں جو دل چاہتا ہے سو کرتے ہیں، ایسے لوگ سیرتِ نبوی ﷺ اور اسلام کی ہر گز پہچان نہیں ہیں۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿۲﴾ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾	پس جب وہ اپنی عدت پر پہنچنے کو آئیں تو انھیں یا تو باوقار طریقے سے اپنے نکاح میں برقرار رکھو، یا پھر وقار کے ساتھ اُن سے جدا ہو جاؤ اور اپنے فیصلے پر اپنے درمیان سے دو صاحب عدل آدمیوں کو گواہ بنالو اور اللہ کے لیے گواہی کو ٹھیک ادا کرنا ہے۔ یہ ضابطے ہر اس شخص کے لیے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو اور جو کوئی اللہ سے خوف کھاتے ہوئے معاملات کو انجام دے گا اللہ اُس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا ○ اور اُسے ایسے راستے سے وسائلِ زندگی مہیا کرے گا جہاں سے اُس کو گمان تک نہ ہو گا۔ جو کوئی اللہ پر بھروسا رکھے گا اللہ اُس کے لیے کافی ہے۔ بے شک اللہ اپنے ارادے پورے کر کے رہتا ہے یقیناً اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے ○

پس جب وہ اپنی عدت کے خاتمے پر پہنچیں، انھیں یا تو عزت دیتے ہوئے شریفانہ طریقے سے اپنے نکاح میں برقرار رکھو، یا پھر وقار اور اعلیٰ ظرفی کے مظاہرے کے ساتھ اُن سے جدا ہو جاؤ۔ اور اپنے فیصلے اور اُس

عمل در آمد پر اپنے درمیان سے دو صاحب عدل وفہم آدمیوں کو گواہ بنالو۔ اور اے گواہ بننے والو! خبردار، اللہ کی رضامندی کے لیے گواہی کو ٹھیک ادا کرنا ہے۔ طلاق کے معاملات میں یہ ضابطے ہر اس شخص کے لیے لازم اور سود مند ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو۔ جو کوئی اللہ کی نگہبانی اور یومِ حساب، اُس کے سامنے پیش ہونے سے خوف کھاتے ہوئے معاملات کو انجام دے گا اللہ اُس کے لیے آزمائشوں سے عافیت کے ساتھ نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا○ اور اُسے ایسے راستے سے وسائلِ زندگی مہیا کرے گا جہاں سے اُس کو گمان تک نہ ہو گا۔ جو کوئی اللہ پر بھروسا رکھے گا، اللہ اُس کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے کافی ہے۔ اللہ اپنے ارادے پورے کر کے رہتا ہے اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے○

جن خواتین کو حیض آنا بند ہو گیا، اُن کے لیے مدتِ عدت

اگلی آیات میں ایسی خواتین کی عدت کے لیے ہدایات ہیں جن کو حیض آنے بند ہو چکے ہوں اور وہ جو حاملہ ہیں۔ ایک اہم بات جو کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ طلاق دینے کے بعد اُنھیں اُسی جگہ رکھو جہاں تم اپنے معاشرتی مرتبے کے لحاظ سے رہتے ہو۔ مزید اگلی آیات میں حاملہ خواتین کی ضروریات کا اور وضع حمل کے بعد بچے کے اخراجات پر گفتگو اور ہدایات ہیں۔

وَ الّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾

اور تمھارے درمیان وہ خواتین جو حیض کے آنے سے مایوس ہو چکی ہوں اُن کے معاملہ میں اگر تم لوگوں کو کوئی کنفیوژن لاحق ہے تو سنو کہ اُن کی عدت تین ماہ ہے۔ اور یہی ضابطہ اُن کا ہے، جنھیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔ اور حاملہ خواتین کی عدت کی میعاد ان کا حمل سے فارغ ہونا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے معاملہ میں سہولت پیدا کر دیتا ہے○ یہ اللہ کے ضابطے ہیں جو اس نے تمھاری طرف نازل کیے ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اُس کی خطاؤں کو محو کر دیتا ہے اور روزِ جزا اس کو بڑا اجر ملنے والا ہے○

اور تمھارے درمیان وہ خواتین جو اب مزید حیض کے آنے سے مایوس ہو چکی ہوں اُن کی عدت کے معاملہ

میں اگر تم لوگوں کو کوئی کنفیوژن اور تردّد لاحق ہے تو سنو کہ اُن کی عدت تین ماہ ہے۔اور یہی ضابطہ اُن کا ہے ، جنھیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔ اور حاملہ خواتین کی عدت کی معیاد ان کا حمل سے فارغ ہونا ہے۔ جو شخص اللہ کی نگہبانی اور یومِ حساب، اُس کے سامنے پیش ہونے سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے معاملہ میں سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ طلاق کے معاملات میں یہ اللہ کے ضابطے ہیں جو اس نے تمھاری طرف نازل کیے ہیں۔ جان لو کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اُس کی خطاؤں کو محو کر دیتا ہے اور روزِ جزا اس کو بڑا اجر ملنے والا ہے ○

حاملہ خواتین کا خرچہ اور دودھ پلانے کا معاوضہ

اَسۡکِنُوۡهُنَّ مِنۡ حَيۡثُ سَکَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِکُمۡ وَلَا تُضَآرُّوۡهُنَّ لِتُضَيِّقُوۡا عَلَيۡهِنَّ ؕ وَ اِنۡ كُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَيۡهِنَّ حَتّٰى يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَـكُمۡ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ۚ وَاۡتَمِرُوۡا بَيۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَ اِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ اُخۡرٰى ؕ ﴿۶﴾ لِيُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنۡ قُدِرَ عَلَيۡهِ رِزۡقُهٗ فَلۡيُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰٮهَا ؕ سَيَجۡعَلُ اللّٰهُ بَعۡدَ عُسۡرٍ يُّسۡرًا ﴿۷﴾

اُنھیں اُسی جگہ رکھو جہاں تم اپنے معاشرتی مرتبے کے لحاظ سے رہتے ہو۔ پست ہمت(demoralize) کرنے کے لیے اُن کو نہ ستانا اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کا اُس وقت تک خرچہ اُٹھاؤ جب تک حمل پورا نہ ہو جائے۔اور پھر اگر وہ تمھارے لیے دودھ پلائیں تو اُس کا وہ معاوضہ انھیں دو، جس کو باہمی مشورے سے طریقے پر طے کیا گیا ہو.تاہم اگر تم [اور سابقہ بیوی] معاوضہ طے کرنے میں ایک دوسرے کو تنگ کرو [اتفاق نہ کر پاؤ] تو بچے کو کوئی اور خاتون دودھ پلائے گی۔ اور معاوضہ طے کرنے میں اصول یہ ہے کہ صاحب حیثیت آدمی اپنی حیثیت کے مطابق بچے کا خرچہ دے، اور جس کو کم وسائل دیے گئے ہیں وہ اُن ہی اللہ کے دیے وسائل میں سے خرچہ کرے۔ اللہ نے جس کو جتنی وسعت دی ہے اُس سے زیادہ کا وہ کسی انسان سے مطالبہ نہیں کرتا۔ چہ عجب کہ اللہ تنگی کو جلد ہی کشادگی سے بدل دے ○

جب تمھاری بیویوں کو طلاق مل جائے تو عدت پوری ہونے تک وہ اُسی جگہ تمھارے ساتھ رہیں جہاں تم اپنے معاشرتی مرتبے کے لحاظ سے رہتے ہو، اور یاد رکھو! انھیں پست ہمت (demoralize) کرنے کے لیے نفرت

وحقارت آمیز روّیے اور طعنے دے کر اُن کو نہ ستانا اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان کا اُس وقت تک خرچہ اُٹھاؤ جب تک حمل پورا نہ ہو جائے۔ اور پھر اگر وہ تمھارے لیے نومولود کو دودھ پلائیں تو اُس کا معاوضہ compensation انھیں دو، جسے باعزت و باوقار طریقے پر باہمی مشورے سے طے کیا گیا ہو۔ تاہم اگر تم [اور سابقہ بیوی] معاوضہ طے کرنے میں ایک دوسرے کو تنگ کرو [اتفاق نہ کر پاؤ] تو بچے کو کوئی اور خاتون دودھ پلالے گی۔ اور معاوضہ طے کرنے میں اصول یہ ہے کہ صاحب حیثیت آدمی اپنی حیثیت کے مطابق بچے کا خرچہ دے، اور جس کو دنیا میں اللہ کی جانب سے کم وسائلِ زندگی دیے گئے ہیں وہ اُن ہی اللہ کے دیے وسائل میں سے حیثیت کے مطابق بچے کا خرچہ کرے۔ اللہ نے جس کو جتنی وسعت دی ہے اُس سے زیادہ کا وہ کسی انسان سے مطالبہ نہیں کرتا۔ چہ عجب کہ اللہ مالی تنگی کو جلد ہی مالی کشادگی سے بدل دے۔

جاہلی تمدن انجام کار آثار قدیمہ بن جاتے ہیں

انسانی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جب بھی انسانوں نے خالقِ کائنات کی ہدایت سے بے پرواہ ہو کر اپنی عقل پر اعتماد کرکے تہذیب و تمدن کی گاڑی کو کھینچنے کی کوشش کی ہے وہ ہمیشہ ناکام رہا ہے اور جاہلی تہذیبوں کو اللہ نے آثارِ قدیمہ بنا کر چھوڑ دیا ہے۔ اگر نگاہِ عبرت سے سابقہ قوموں کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات صاف نظر آسکے گی کہ وحی الٰہی کے مقابلے میں عقلِ انسانی نے ہمیشہ ٹھوکر کھائی ہے۔ نکاح و طلاق کے معاملات وہ ہی زیادہ صحیح بتا سکتا ہے جس نے مرد اور عورت کے جسموں کی اور نفسیات کی ڈیزائننگ (designing) کرکے اُن کو تخلیق کیا ہے۔

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ
رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ
عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ
اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي
الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ
اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ ع

ماضی میں کتنی ہی بستیاں تھیں جنھوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے اُن کا سخت محاسبہ کیا اور ان کو ہولناک سزا دی ○ انھوں نے اپنے کرتوتوں کا مزا خوب چکھا اور انجامِ کار نقصان میں رہے ○ اللہ نے اُن کے لیے سخت عذاب تیّار کر رکھا ہے۔ پس اے اہلِ دانش، جو

طرف سراپا نصیحت بھیج دی ہے ○ ۱۶ع	ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ نے تو تمھاری

ماضی میں کتنی ہی بستیاں تھیں جنھوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے ضابطوں اور احکام سے سرتابی کی تو ہم نے اُن کا سخت محاسبہ کیا اور ان کو ہولناک سزا دی ○ انھوں نے جب اللہ کے عطا کردہ ضابطوں کو پس پشت ڈالا تو پھر اپنے کرتوتوں کا مزا خوب چکھا اور انجامِ کار نقصان ہی میں رہے ○ یہ تو رہی دنیا کی ناکامی ، آخرت میں اللہ نے اُن کے لیے سخت عذاب تیّار کر رکھا ہے۔ پس اے اربابِ دانش، جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو، اللہ نے تو تمھاری طرف اپنی کتاب جو سراپا نصیحت ہے بھیج دی ہے ○ ۱۶ع

اللہ کا رسول تلاوتِ آیات کے ذریعے انسانوں کو جاہلیت سے نکالتا ہے

رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡ بِاللّٰہِ وَ یَعۡمَلۡ صَالِحًا یُّدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَهٗ رِزۡقًا ﴿۱۱﴾	یہ رسولؐ تمھارے سامنے اللہ کے کلام کی تلاوت کرتا ہے جو بہت واضح ہے تاکہ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو اللہ اُن کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ بے شک، اللہ نے اُس کے لیے بہترین رزق رکھا ہے ○
اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَیۡنَهُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۬ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ﴿۱۲﴾ ۲۶	اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انھی کی مانند زمین** میں سے بھی، ان کے درمیان اُس کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے۔ پس، تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور یہ اللہ کا علم ہر معاملے کا احاطہ کرتا ہے ○ ۲ع

یہ رسولؐ تمھارے سامنے اللہ کے کلام کی تلاوت کرتا ہے جو بہت واضح ہے تاکہ اللہ پر ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو جاہلی تہذیب و فلسفے کی تاریکیوں سے نکال کر الٰہِ واحد کی جانب سے عطا کردہ رہ نمائی کی روشنی میں لے آئے۔ پس، اِس رسول کی دعوت کے جواب میں جو کوئی اللہ پر ایمان لے آئے اور پھر نیک عمل کرے

توانجامِ کار اللہ ایسے صالح اہلِ ایمان کو آخرت میں اپنی ایسی جنتوں میں کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک، اللہ نے اُس کے لیے بہترین رزق رکھا ہے ○ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انھی کی مانند نوعِ زمین** میں سے بھی، ان کے درمیان اُس کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے [آیات و ضوابط، جیسے کہ یہ طلاق کے معاملات ابھی نازل کیے گئے]؛ پس، تم جان لو کہ کائنات اور اُس میں سیّاروں کو پیدا کرنے والا اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور یہ کہ انسانوں کے لیے احکام و ضوابط دینے والے اللہ کا علم ہر معاملے کا احاطہ کرتا ہے ○ ۲ع

** اللہ جاننے والا ہے کہ اِس کائنات میں زمین کی مانند کتنے قابلِ حیات سیّارے ہیں جہاں اللہ کی ذی عقل و اختیار مخلوق آباد ہے۔

☆☆☆☆☆